السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درمیان میں کسی چیز کے حائل ہوئے بغیر اگر کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا اس سے وضوء ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ نیز یہ بتلائیے کہ اجنبی عورت سے کیا مقصود ہے، ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے صحیح ترین قول کے مطابق عورت کو ہاتھ لگانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ :

«انہ قبل بعض نسائہ ثم صلی ولم یتوضا» (سنن ابی داود)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات میں سے کسی کو بوسہ دیا پھر نماز پڑھی اور وضوء نہ کیا۔"

لیکن عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی غیر محرم کے ساتھ مصافحہ کرے اور نہ مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ مصافحہ کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ :

«انی لا اصافح النساء» (سنن نسائی)

"میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ :

«ان النبی کان یبایع النساء بالکلام فقط قالت : وما مست یدہ ید امراۃ قط» (صحیح بخاری)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف عورتوں سے ہم کلام ہو کر بیعت لیا کرتے تھے اور کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ نہیں لگا تھا۔"

اور اللہ کا فرمان ہے کہ :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ... ٢١ ... سورة الاحزاب

"یقینا تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین اور عمدہ نمونہ موجود ہے۔" عورتوں کا غیر محرم مردوں سے اور مردوں کا غیر محرم عورتوں سے مصافحہ سب کے لئے فتنہ کا سبب ہے اور کامل ترین اسلام شریعت آئی ہی اس لئے ہے کہ ان تمام ذرائع کو بند کر دے جو ان امور تک پہنچاتے ہیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اجنبی عورت سے مراد ہے کہ جس کے اور مرد کے درمیان نسب یا کسی دوسرے مباح سبب کے باعث کوئی ایسا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے وہ اس کے لئے حرام ہو مثلاً ماں پھوپھی وغیرہ یا کسی شرعی سبب کی وجہ سے حرام ہے مثلاً رضاعت و مصاحت وغیرہ تو ایسی عورتیں اجنبی ہیں (واللہ اعلم)

(شیخ ابن باز)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر 277

محدث فتویٰ